رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERD NO. A.785



مطبع تنویر المطابع پریس لکھنؤ کٹہرہ ابو تراب خاں باہتمام حکیم محمد ممتاز حسین مالک و اڈیٹر چھپ کر شائع ہوا

قیمت فی پرچہ ۴ر

اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ کا عطر حنا خاص ترکیب سے بنتا ہے

مینجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد وضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت مین ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائے گی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہین بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ لفافت کے علاوہ وی پی بھیجنے مین خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازون کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتون سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُسکی تمام خوبیان ناظرین دریافت نہین کرسکتے۔ ہر ایک نمبر مین نئے مضامین ہوتے ہین ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس مین آپ کے مذاق کے مضامین نہون۔ اور دوسرے پرچے مین آپکے حسب خواہش مضامین ہون۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائین اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب و مذاق کے ثابت معلوم ہون تو تین ہفتہ کے اندر ہی مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہین۔ ورنہ انجیر خالی بلاست۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہین ڈال سکتے تو اُنھین لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریدارون سے قیمت بھجوائین اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروائین۔ دام و درم نہین تو قدمی کوشش سے فائدہ اُٹھائین۔ مذہب یا دادی یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہین سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہین۔ یہان سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہین وہ راستہ مین کہان گم ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب مین پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہین۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزارون خریدارون کے دوڑ تمانے پر بنا دستہ منیجر خود نہین پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائین ناخوش کرنا مقصود نہین ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہین ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اُسکا جواب ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہین کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاک خانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت مین منیجر اودھ پنچ کا نام نہین ہے اُنکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین "اودھ پنچ" کی صلح کل پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شایع نہونگے اور اُنکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہین ہین۔

(۱۰) مضامین صاف خط مین کاغذ کے ایک ہی رُخ پر لکھے جائین۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن مین نہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہین انھین خطوط اور منی آرڈر مین نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اُن کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

*لطف

مجربات ... حکیم
لیسنڈ ...
جی ... حکیم صاحب
بہادر ...
سے تیار کرتے تھے وہ
خاصیتین ایک ہی
نفیس جانیے اور
کیجیے۔ اگر ...
درست ...
کیجیے ...
محصول ڈاک ...
سید قاسم صاحب
دفتر اخبار اودھ

*لطف حیات کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے مفصل اشتہار صفحہ ۲ و ۱۱ کے درمیان کی چٹھی مین ملاحظہ ہو۔

جلد ۱۳ نمبر ۱۷

مضامین

۵ رمئی ۱۹۳۰ء

عطوفت نامہ منطق آرا بیگم

بجواب نصیحت نامہ لارڈ ارون

پچھلی دو تحریروں کا خلاصہ ہے کہ نہ ریاستیں آزاد ہو سکتی ہیں نہ انکی رعایا آزاد ہو سکتی ہے نہ ہندوستان اور ہندوستانیوں پر کبھی آزادی کا پرچھاواں پڑ سکتا ہے۔ کیا انسان کو زبان سے ایسی بات نکالنی چاہیے جو لوگ اس پر ثقیلے مار رہے بلکہ ایمان جو ہرے بیٹھے ہو کہ بس یہی کہہ دو کہ جب تم ولادت میں تھے تب آزاد تھے یا اب لڑکی کر کے آزاد ہو۔

میری جان تم آزاد ہوتے تو تمہارا کوئی افسر نہ ہوتا۔ افسر موجود ہے تو آزادی کیسی؟ تم آزاد ہوتے تو زبردستی ایک ایسا قانون یا اوزار تمہارے ہاتھ میں کیوں دیا جاتا جس سے تم کونسلوں کے پاس کی ہوئی تجویزوں کو جب چاہو خاک میں ملا دو۔ ہوس کی زنجیر پاؤں میں ہے تو آزادی کی ڈینگ کیوں مارتے ہو۔ تم خود اپنی حکومت کے نوکر ہو جنہوں نے مصر کو ڈوبا یا غلام بنایا ہے جن کے آزادوں کی قوم میں تھا یا نہ تھا ہے ہم آزاد ہیں وہ دوسروں کو پابند نہیں کرتے۔ اور جو دوسروں کی آزادی میں خلل ڈالتے ہیں وہ خود اپنی ہوس کے غلام ہیں۔ اگر ریاستوں کے ننھے راجے مہاراجے رئیس ہوا ہوس کے … عاشقوں سے کہیں کہ آزادی کی عادتیں اختیار کر دو تو اسکے یہ معنی ہونگے کہ نئے طرز سے خاصت … اور ہماری ہوس پوری کرنے کا نیا سامان جمع کرو۔ اپنے وطن انگلستان کے علاوہ جہاں انگریزوں نے پنجے نکالے پھیلا سے … کا نام دیا۔ دیکھا کیا نرالی منطق ہے۔

(۱) ہم عالم بھر کی تہذیب کے اتالیق ہیں اور کوئی اسے یا نہ مانے لہذا ہمارے علاوہ یورپ کی کسی دوسری طاقت کو حق نہیں کہ ایشیا میں تہذیب کی جنس درسانہ میں لائے۔

(۲) ہم اتالیق ہیں تو ظاہر و باطن ہر طرح کی نگرانی ہمارا فرض ہے چاہے کوئی کچھ کہے ہم اپنے اس حق سے کبھی دست بردار نہیں ہو سکتے۔ لہذا دنیا بھر پر واجب و لازم ہے کہ اپنا مال جان ہے دوسرے تاجروں سے جو غیروں کے ساتھ وابستہ ہیں ہماری نگرانی میں … باقی امور میں وہ آزاد ہے۔ یہی بچے ہیں جو ابھی مصر کے بارے میں کہے گئے۔

جو قوم اس منطق پر چلتی اور دنیا کو چلانا چاہتی ہے اپنے دو سے دن کی قسم وہ آزادی کا شعر پڑھاتی ہے اس منطق کی رو سے ایسے کیا سامعر جب ہو سکتے ہیں۔

ا۔ مصر میں کالا ہے }
ب۔ لندن میں سفید ہے } دونوں رنگ الگ ہیں

لہذا تمام کالا رنگ سفید کی ملکیت ہے۔

ا۔ چین زرد رنگ ہے
ب۔ ہم تاجر ہیں۔
لہذا ہم اسکے مالک ہیں۔

اس محل پر میں ہندوستان کا تذکرہ جان بوجھ کے چھوڑتی ہوں۔ حال یہ ہے کہ نہ مصر کو زندگی … آزادی ملتی ہے نہ چین کی۔ دونوں کبھی آزاد نہ ہونگے۔ صدقے اس منطق کے جس کے نتیجے ایسے صحیح ہیں۔ مشہور ہے کہ عربی میں جو منطق پڑھائی جاتی ہے وہ شاگردوں کو کٹھ حجتی اور معانی تو لی … کھلی بات میں بیچ و پیچ ضعیف احتمالات نکالنا سکھاتی ہے آدمی سودائی ہو کے رہ جاتا ہے۔ برخلاف اسکے انگریزی منطق بہت ٹھیک ہے اس پر عمل کرنے سے انسان صحیح نتیجہ پیدا کرتا ہے۔ میری جان! اگر یہ اعتراض صحیح ہے تو میں کہتی ہوں کہ انگریز ملک گیری اور سیاست میں عربی منطق سے کام لیتے اور اسی پر عمل کرتے ہیں۔ ریاستیں اگر اسی منطق کی بغل میں رہ کے آزادی کی تلاش میں نکلیں گی تو … تم اور تمہاری قوم کی ایک آنکھ نہ بھائے گی بلکہ … سب رہبری کھیلنے والے اپنی زبان اور نیچے شریفوں کیا ابھی سے ہولی گانے لگے ہیں۔ رئیسوں کی … میں ابھی یہ ہولی گائی گئی:

دولیسرے کیا تمہیں ہو اچھا ہے راج

یہ بچ … انگریزی منطق کے رو سے جو عمل میں پڑھائی جاتی ہے تمہارے پاس اس دعوے کے خلاف کوئی دلیل نہیں ہے۔ وہ خود آزاد ہو سکتے بغیر رعایا کی آزادی کا انتظام نہیں کر سکتیں۔ ان کی آزادی اور تمہاری غرض میں ہے وہ اک ذرا سی منافات ہے اگلی آزادی اگر اصلی معنوں میں ہوا تو تمہاری جان کا جنجال ہوگی۔ وہ گاتے ہیں:

دولیسرے کیا تمہیں ہو اچھا ہے راج
تمہیں گانا پڑے گا:
دوسری آگیا کے کرد نیو تار تار۔

کہاں تک کہوں آزادی تھوڑی ہی جائے بھاؤ میں اب میں دوسری نصیحت کے بارے میں کچھ کہنا چاہتی ہوں تم کہتے ہو کہ آدمی اور پنچ جو برابر ہے نہیں جو وصول ہو وہ ایک قاعدے سے صرف ہو۔ اور … مقدور بھر ٹیکس کی رقم نہ بڑھاؤ۔ یہ سب ایک ہی جڑ کی شاخیں بھنے اور کلیاں ہیں۔ اپنے خط میں … اشارہ میں نے اسکی شکلوں کی طرف کیا ہے۔ یہ بھی شکل ہے کہ آمدنی کا بڑا حصہ ذاتی ذات اور اپنے رسم … کی ٹیپ ٹاپ میں خرچ ہو اور باقی حصہ رعایا کی بہتری پر صرف کیا جائے۔ اس … سے کوئی فائدہ نہیں … کہ میری جان ذرا گریبان میں منہ ڈال کے دیکھو:

خود را نصیحت دیگراں را نصیحت

صاحب … تمام فائدہ کے … تمہیں … میں سب گھر کی مثل پر عمل کرنا پڑتا ہے۔ آدمی سے زیادہ خرچ کی آمدنی فتح پر صرف ہوتی ہے۔ یہ فتح کیا کرتی ہے؟ کوئی اُنکی غائب … ہم نے آج تک اس فتح کا … برابر فتح ہوا اگر ہے … کیا چین … عمر … یورپ کی لڑائی جیتی تو تم کون سے آسمان پر پہنچے۔ اور آج جو ہمہ … پر … ذرا … اور

ہر قدم پاؤں آگے بڑھاتی چلی جاتی ہیں۔ سرمایہ دار کے گھر بیٹھے وظیفے اور تنخواہیں مقرر ہیں وہ کہاں تک اور کیوں؟ آگے ہیں تو اس سے ہماری جان کو کیا راحت پہونچی؟ یہ تو ہماری قسمت ہے۔ ہم تو مر بھی گئے ... سب جگہ؛ آؤ پیروں کو گھر سے دیا جاؤ یہی شکل اصل ہوئی۔ یعنی یہ نصیحت اپنی ... کا ایک دوسرے سے جھگڑنا اور دوسرا کہنا اچھا نہیں۔ ایکے معنی یہی لیے جائینگے کہ رشتہ ... سے دل بہلاؤ

یہ مشورہ ہے جو تم خود یہ بھی کتابوں میں سب لکھے ہوئے ہیں مگر جتنی باتیں کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں ان پر کون عمل کرتا ہے تقسیم صنعت زراعت کے ادارے میں تم نصیحت کرتے ہو کہ محکمے بنا کے انکے سپرد کر دو یہ بھی صلاح ہے اور یہ بھی نیک مشورہ ہے کہ ذمہ دار حکومت قائم کی جائے۔ ہم مانتے ہیں اس سے کچھ آسانی ضرور ہو جائیگی۔ زمانہ آزمودہ ہے کہ مگر دوسری نصیحت ... کھیرت یعنی حکومت کا طرز ایسا ہو کہ رعایا اپنے حاکم کو عزیز سمجھے رشتہ دار سمجھے اور حاکم کو رعایا کی اصلی حالت معلوم ہوتی ہے کیا معنی کہ تمہاری قوم نے زبان سے ہمیشہ یہی کہا کہ ... تھا یہی تھا جو کسی انگریز کا نام ... نے ایسا برتاؤ کیا ہو وہ کون سا انگریز ہے جس حاکم اور محکوم کا برادرانہ تعلق ہے؟ آج تمہاری قوم اگر اس نصیحت پر عمل کرے تو ہندوستانیوں کی ترقی ... کو ایک ... وہ ٹھنڈے ٹھنڈے ...

صد عادت ہے۔ اس قسم کا رشتہ جب ہی قائم ہو سکتا ہے جب انصاف کے ہاتھوں اس پر عمل ہو سکے۔ تمہاری حکومت کی چڑھتی بار ... آج آئے اور کل چلتوں میں ہاتھ پر پیچھے چل دیے دو دن میں کیا رشتہ جڑے اور کیا الفت بڑھے پھر انگریزوں کے بدلے میں انکے ہندوستانی لئے



جان بل: یہ تمہیں گڑیا!
مصر: واللہ آپ تو ابھی تک بچہ ہی سمجھتے ہیں۔
جان بل: زیادہ نہ کہو تم نہیں بچے ہو تو کیا تمہاری نسل بھی بچہ نہیں ہے جب تک دنیا میں بچے پیدا ہونے کا سلسلہ جاری ہے اس وقت تک گڑیوں اور کھلونوں کی ضرورت رہے گی۔

جلنے والوں نے ہمارے قائم کی ہے کہ وہ بالکل بتوں کی ناک زرد رنگ ہوتے ہیں۔ گھڑی میں اولیا گھڑی میں بھوت۔ طوطے کی طرح دم بھر میں آنکھیں پھیر لیتے ہیں۔ اور جو شخص انکے پسینے پر خون گرائے وہ بھی انکے خون کے پیاسے ہو جاتے ہیں بھلا ایسی طبیعت و مزاج میں محبت کہاں؟ محبت تری

بچے مری کا کام ہے یہ بچہ کو کھلایا ہو تو بیچنے کا بوجھ سنبھالے کا قانون تھا ہے ... میں محبت الفت کچھ ... کام کی چیز نہیں۔

یہ نصیحت جان بل کی رئیسوں نے اپنے خدا داد لئے سیکھا ہے چند رئیس عادت حاصل کر چکے ہیں اور کچھ ابھی تو سیکھ رہے ہیں آزاد ہوتے تو جلدی یہ سیکھی ہوئی بات بھول جاتے یا سیکھتے ہی نہ۔ اب تو غرض کی دوستی ہے جب تک غرض لگی ہے دوستی رہے گی۔ پھر کہاں کے تم کہاں کے ہم۔ ریاست کی رعایا رئیس سے محبت رکھے تو تجربہ بتاتا ہے کہ بیکار۔ ... رعایا کا حال کیا ... تم نصیحت کر کے بھول گئے دل لگی کرنے لگے۔

گیارھویں نصیحت بھی کچھ ایسی ہی ہے۔ ... بہت خوب ہے ... میں اسی رواداری کا ذرہ برابر خیال تھا جلیانوالہ باغ میں ... کے دھبے دور ہو گئے۔ اوڈوائر صاحب ان دھبوں سے کھیل چکے ہیں ان سے پوچھو۔ خدا کے لیے لاٹ صاحب ان رئیسوں کو رواداری کا سبق نہ پڑھاؤ۔ اب رہی بارھویں نصیحت یعنی ہندوستانی خودمختار عقلمند مشیر رکھیں یہی اصلی نصیحت ہے باقی نصیحتیں تو اس بات کا ... مراتب تھیں۔ جب تک ... عقلمند مشیر ہیں ... دل میں تمہاری عنایت شریک ہو ...

ایک شاعر دنیا کا ... شکایت کرتا ہے

یادش بخیر ... دور عالم
...

ہندی عقلمندوں کے دیکھنے کی بھوک ہے۔ اللہ جانتا ہے دنیا میں عقلمندوں ہی کا توڑا ہے۔

ایک مشہور قول ہے کہ گھر سے نکل کر چوک
پر بیٹھ کر آنے جانے والوں میں دو قسم کے بندے
نکالا کیجئے۔ پیٹ کے بندے یا اُس کے بندے
عقل کا بندہ یا خدا کا بندہ نہ ملے گا۔ کیا کہوں جو
نواب صاحب بدگمان نہ ہوتا اور اس بڑھاپے
میں تھوڑی سی آزادی عنایت کرتے تو میں بھی
عقلمند یا عشق کے بندوں کی گنتی ضرور کرتی
[illegible]۔ ہاں اگر تم سر پر ہی کرو اور دو چار
[illegible] ہندوستانیوں کے نام بتا دو جن کی
عقل کی آزمائش کر کے اپنی پرانی آرزو پوری
کروں۔ یہی میری التجا ہے۔

تیسری تاریخ کا چاند دیکھ کے کہو [illegible]
گھوڑے کے سر پر سینگ جب نکلے تب پوری
ہوئی [illegible] میرے پاؤں میں ورم نکلے تب جیسے
تیسری تاریخ کا چاند نا ساز وار ہو۔
یہ عقلمند مشیروں کی خوشامد ان تمام شرطوں [illegible]
گھوڑے کے سر پر سینگ بھی نکل سکتا ہے جو بنے
[illegible] آگ سکتی ہے پاؤں میں ورم بھی پیدا ہو
ممکن ہے مگر عقلمند مشیر ملنا ہرگز ممکن نہیں۔ اس لئے
دوسری بات ہے کہ عقلمند سے مراد وہ شخص ہو جو
تمہاری ہاں میں ہاں ملائے۔

میرے خاوند ی لمبا چوڑا ہو گیا کیا کروں عورت
ذات ہوں اُن ترکیبوں سے واقف نہیں ہوں جنگل
گفتگو کے لیے درکار ہیں صاف صاف دل کا حال کہا
دیکھو بڑا انا تو منہ پر کہہ دیا۔

خادمہ — تمہاری خیر خواہ عشق آشنا بیگم

نایاب اور بیش بہا تحفہ

[illegible]

حکیم سید [illegible] نواب بیت الشفاء [illegible]

دی آل انڈیا مجلس البلاغ کانفرنس

عالم خیال

نمبر ۲

(تحفہ ۵ [illegible] اپریل ۱۹۲۸ء)

انجمن ترویج اردو کی کارروائی دوسری ہیگی
اگر تو یہی مجلس کے اصول کی [illegible] توضیح نہ کیا جائے۔
پہلا ضابطہ یہ ہے کہ ہمارے ارکان پرانے پرچوں
اور رسالوں کی تلاش میں رہتے ہیں [illegible]
ردی کے بجائے [illegible] کر لیا اس ذخیرے کے
جنگل میں کچھ ایسے جانور مل جاتے ہیں جن کی نسل اب
مفقود ہو چکی [illegible] کوئی زندہ [illegible]
اور [illegible] میں۔ یہ اگر قلمی مسودہ ہوا تو غیر
مشہور [illegible] ہونے کے باعث دو طرح اپنے
کام میں لایا جا سکتا ہے ایک یہ کہ تمام مسودہ جو
کسی قدر ردو بدل [illegible] جملات کے اپنے نام
سے چھپوا لیا گیا اور اصلی نہ ہونے کی [illegible]
رنگ چڑھا دیا۔ اخباری کاغذوں میں داد و داد
انشاپردازی میں دھوم مصنفین کی بزم میں
وقار۔ اب حقیقت کے مصنف صاحب [illegible]
بل چلتے ہیں [illegible] اور [illegible] زمین
پر پاؤں نہیں رکھتے۔ دوسرے یہ کہ اصل مصنف
کی تعریفوں کے پل باندھنا شروع کر دیئے [illegible]
سا فخر کیا اور ایسی کوئی اصل توجیہ کے ساتھ کیا
کہ [illegible] سب قائم ہو گیا مصنف کی [illegible]

[illegible]

اور عاشق مزاجوں کو تحفہ

[illegible]

نیجر دی آل انڈیا رائل سرنم ہاؤس
اینڈ میڈیکل ورکس نمبر ۱۵ [illegible] شہر

بابا آدم سے پیشتر کی مسودی سند [illegible]
پیدا کیجیے۔ گویا بابا آدم سے پہلے مسودہ انشا پرداز
موجود تھا [illegible] تلاش اور فکر کی دست
یا پھر اُس کا ترجمہ کیجئے اور پھر بڑے [illegible] سے
[illegible] فرما کے [illegible] پر قبضہ کر بیٹھے۔ مسودہ
کی نقل [illegible] کہیں ہوئی تو کون پوچھتا ہے اور
اگر کسی [illegible] نے بھانڈا پھوڑا یا [illegible]
[illegible] ہے۔ بیچارگی کو خدا برقرار رکھے۔

دوسرا ضابطہ یہ ہے کہ اکثر ارکان عمر بھر کسی
کی خوشامد کر کے یا صرف ایک آدھ [illegible] مارا
[illegible] کا [illegible] وصول کر کے [illegible]
خاص میں کوئی ناول لکھوا لیتے ہیں یا مضمون لکھوا کے
[illegible] میں چھپوا دیتے ہیں یا غزل یا [illegible] نظم اور
اصلاح پر [illegible] چند روز [illegible]
[illegible]
بھیجنے لگتا ہے۔ [illegible] مضمون عنایت کیجئے۔ خادم۔
آپ ہی کے [illegible] اس رسالہ کا [illegible]

حسن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

[illegible] حاصل نہیں ہو سکتا۔ کارخانہ حافظ [illegible]

دیکھیے نگاہ توجہ میں کبھی پیدا نہ ہوتا۔ آپ کے احسانات علمی اخلاقی علاوہ حسن طراز مولانا خلفائے بزم کی زبانی سُنے۔ انشائے عدد و نظم اور زیادہ بیانات کا دو فقرہ کے واسطے ایک کتاب بن جاتے ہیں وہ تشنہ میں آسان ہو جاتی ہے۔ حضرت جواب دیتے ہیں۔ کیا عرض کروں وقت نہیں ہے پہلے دو سر گیا ہوا چہار جمادی آج کل دامن اُمید نہ ہو کے کھائے مضامین سے پیچھے کرتے ہیں۔ کس کے حکم کی تعمیل کروں۔ آپ کا یہ شغل بچپن میں تھا حامی ہی ہم ہر آنکھ دیکھ کیا بات ہے اگر کچھ بھی ہرج دو چار نکلنے لگیں تو دنیا نہ جائے۔ افسوس دنیا قدردان نہیں۔ مولانا ہادی۔ مختصات بوم نگار کی اصل نگاری کا جواب نہیں۔ خصوصاً آپکی نظم و نثر کو جان سخن ہے سامنے ہوتے تو سوا اُنکی کے اگر اب گروں کو صورت رقص پر توشانہ کرتا ہوں ساتھ۔ مادہ تا۔ تیری کی تصویر کھینچی ہے سو

عقلی نگہ ہے سوائے شبنم و برگ
واہ خار مغیلاں بن گیا خار خزاں

مشق نے عمر بھی جو کچھ کیا وہ اس مرد خدا نے وہ مصرعہ میں ادا کردیا۔ عقلی نگہ کی تصویر کھینچ کر اعتبار فرزانگی کا رہا اس سے بڑھ کے حسن تخیل کی مثال بہرہ دنیا پر ہو نہیں سکتی ہونا تو کیا کیسے اور ہوتے تو کیا سمجھتے۔ ہم سمجھتے ہیں۔

رسالوں کی نمود ہوتی ہے جواب آج اور پھر اُبھرتے اور مرتے سے آمادہ ہی اور غالب نشان بھی نہ رہا۔ اس وجہ سے ایک ہی مضمون صد مرتبہ چھپتا ہے اور ہمیشہ تیار رہتا ہے کیونکہ شمس المطابع ہفتہ وار یا روزانہ اخبار کی کاغذوں کی بدولت ایک ہفتہ کے اندر پندرہ بیس مرتبہ چھپ جاتا ہے اور جناب مصنف کی شہرت بلاعتبار جناب کے مضمون کی تعمیل کر کری زمانے میں کبھی ایک سو بار چلی ہیں دس پانچ برس کے بعد کسی نے پھر خواہش کی کہ ایک شغل اٹھانی پھیری اور مصنف بھی دل کہ جناب کے تعمیل ارشاد میں دیر ہوئی وہ مضمون تحریر ہوں۔ خواب میں رفع حاجت کر رہا تھا اسی حالت میں مضمون ادا کر دیا ہے امید کہ منظور فرمائیں گے اطلاعاً کہ وہ اصل ذخیرہ ہماری بات کا اول آخر ہی ایک مضمون ہے۔

تیسرا ضابطہ کثیر الرواج ہے۔ اس ضابطہ کے پیرو پرانی تصانیف کے سرقے اور اپنی ذاتی قوائد سے یہی ہیں انکی نظم و نثر خواہ عبارات کی دیر بست نہیں ہے سے انھوں نے ایک نئی زبان ایجاد کر لی ہے نہ زبان ادا سے مطالب سے کوئی خاص علاقہ نہیں رکھتی اور اتنی آسان ہے کہ ذوی العقول و غیر ذوی العقول دونوں اسکی ایجاد پر نازاں ہیں۔ مجھ کرم دوست جناب اعرابا اور بسہا والوں نے پیچ

سکھایا دیں ہیں۔ اسکی اصلیت کی بہار ہیں تھیں تحریر نظر میں ضبط نظم کا مجموعہ جنت آپکی ہر نظم اُٹھا یا کہ جن خوش کرو یا ہے کہ تم سیاہ کر کے بلا وجہ کام کا ایک مجموعہ کہ تھا تعجب تھا۔ جانتی ہوں بات۔ فراق محبوب کا ایک لمحہ بھر لازما عشق حقیقی مصرعہ بستر تالافی کا ایک مجموعہ اسی طرح کا ایک سطحی بیان مضامین کے عنوان ہیں۔ آہ۔ ہائے رے زمانے کی سکرار ہر سطر میں دوش میں جگہ ہوتی ہے اگر عشق و محبت قربانی اور ادائے بازی۔ عالمیت محض چل گئی تو پہلے ہم بھی۔ تر قوم ہو اعتبار لیا ہوگا۔ راز اس کی پرے کھول یا شی اور تاش و ز مضمون زنجیر شکل پہ جنبہ ساتا کا جھگڑا رہتی تو تک۔ یہ اطلاع موضوع طبع آزمائی کے منظر ہیں۔ پھر ان میں اچھے ایسے۔ اجمادی حقائق بیان ہو تے ہیں کہ جوان اشخاص خالق کا ئنات کے مقابلہ پر ہو تھنے آمادہ رہتے ہیں بلکہ بعض نے تو رقعہ پیام جنگ بھی دے دیا کہ اور توفیق فطرت میری طبع گستاخ کا مقابلہ آسان نہیں ترجار مضمین کسی محل پر پیدا کر دیا ہے تو میری طبیعت اسمیں پر سنتیں ہر تنگی پیدا کرنے پر مجبور ہے۔

ضوابط اور بھی ہیں مثلاً کمان خوش اصولی صورت یا مرشن کے ساتھ اپنے اقتباسات کا ایک عمدہ اور نفیس رنگین کہانی چھپائی ہے کام اپنے گر سمیع خراشی کرنا کہ مسلسل ہمارا مقالہ کا مدعا ہی ملے سکریٹری کیا جمع کر سکتا ہے؟ حضرات آپ

ضرورت ہے

سورج کی کمپنی کو تمام ہندوستان کے ہر ایک ضلع میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے ۔ نرخ ایجنٹ مروجہ مقامی ضلع اور ایجنٹ کا سوال ہے۔ ایجنٹ انکی بیس جسکے پاس ضمانت رکھا جاویگا کمیشن یا تنخواہ معقول دیجاویگی۔ تجربہ کار شخص ایجنٹ کر دہ رنج کے ۔ نہیں ۔ دریہ اجارہ کم تنخواہ دو درخواست تحریر بھیجے ۔ ایجنٹ کریں ہر ایک ضلع میں ایک ایجنٹ مستقل طور پر رکھا جائے گا ۔ کمپنی سے منظوری لینا چاہو ہے مفصل شرائط کے واسطے اردو یا انگریزی میں درخواست روانہ کریں۔

منیجر سورج کی کمپنی امرتسر



دورت! دورت!! دورت!!!

"معاذ اللہ بفضلک - دور باش - اے سگ دیوانہ"

زبان عوام "غم خور - زیارت قبول"

کارخانہ حافظ سید محمد رفیع صاحب باغ لکھنؤ نے ... آسانی کے لئے ... لکھنؤ کی روپیہ ایک پیسہ ... انتظام کر دیا ہے۔

ہر گز کرتے ہیں ارکان انجمن کے [illegible] فرما سکتے ہیں۔ ہمارے زمانے [illegible] کے دیکھے اور [illegible] پسند ہیں اور لوگ جہاں جیل ہمارا قانون کو ذرا چیز و حقیر کہتے ہیں۔ [illegible] سے اردو ایک علمی زبان کی حیثیت اختیار کر رہی ہے۔ [illegible] نواب صاحب بہادر [illegible] ہماری انجمن کے زبردست حامی اور مربی ہیں۔ اگر کچھ لوگوں کو دنیا میں کچھ نہیں تو ہم یوں [illegible] ہم جیسے کیسے اپنے نصیبوں کو اپنی زبان حاسد [illegible] اپنی زبان سے پیچھے رہیں، [illegible] سمجھیں، اپنا بال کی کھال نکالنے والے عقل دلیل کی ذم میں [illegible] اور حق والے۔ [illegible] جگہ [illegible] زبان کی غلطی پر برسنے والے جہاں میں جائیں وہ سست نظم اور سست نظم جو سال بھر میں دس پانچ ورق لکھتے ہیں پھر بھی ڈرتے ہیں کہ کہیں غلطی نہ ہو گئی ہو۔ باخبر [illegible] کے سامنے نگاہ نیچی کر لی ہے۔ ایسے تیور لگانے سے قضائے عالم [illegible] گوارا [illegible] نہیں ہو سکتی۔ باقی آئندہ

خیالِ حق

ہمت عالی کا مقتضیٰ

خدا ہو تو کبھی کوئی چیز ہے [illegible]
جو بندہ ہوتا ہے تو [illegible] آگے

واللہ خوشامد [illegible] نے دنیا کی عادت بگاڑ دی اور خوب بگاڑ دی۔ انھوں نے اپنے ممدوحوں کو خدا نہ کہنے پر قناعت نہ کی۔ ایک نے کہا [illegible] نے کہا وہ خداوند خدایگان [illegible] کے آدمی [illegible] رکھتا ہے [illegible] ادب شناسی کا قائل نہیں ہوا جب تک وہ دست ادب باندھ کر گردن جھکا کے نہ کہے بجا ہے خداوند [illegible] کی شکایت ہی کیا بیچارے اپنی غرض کے [illegible] اپنے مطلب کے

قصیدہ [illegible] خوشامدیوں کے گروہ [illegible] نظم میں خداوند کہنے سے زبان گھستی نہیں مطلب نکل جاتا ہے ہم کو حیرت ہوتی ہے ان پڑھے لکھے بے غرض [illegible] جو ہم [illegible] آپے سے باہر ہونے اور اظہار عقیدت کرنے والوں پر جنہیں کبھی کوڑی کا نفع کیسا ممدوح کی خدمت میں کبھی باریاب نہیں ہوئے [illegible] ممدوح کی نظر کیمیا اثر تک پہنچی ہیں نہ [illegible] کا اثر [illegible] اچھا سا [illegible] ہیں بیٹھتا ہے مگر خواہ مخواہ سجدہ کرنے پر آمادہ رہتے ہیں کس لئے [illegible] ہرگز [illegible] سبحان اللہ ممدوح [illegible] صاحب چاہتے ہیں کہ تعریف [illegible] کے موضوع میں [illegible] کلام سے [illegible] بیان کرو [illegible] بڑے بڑے پیروں کو [illegible] کسی کو صادق، کسی کو صابر، کسی کو [illegible] کسی کو [illegible] کسی کو رحمت العالمین، کسی کو [illegible] کہہ کے قصیدہ ختم کر دیا۔ اور یہ حضرت جب تک [illegible] اس وقت تک چین نہیں لیتے۔

مولانا شبلی مرحوم ناقل تھے کہ ندوہ کا ایک پشاوری طالب علم سیرۃ الفاروق آواز سے پڑھ رہا تھا۔ بعض حالات سن کے میری زبان سے نکل گیا: حضرت فاروق اچھے شخص تھے [illegible] آنکھیں نکال کے کہنے لگا [illegible] ایک عالم تھا کہ اگر [illegible] غور کرنے پر [illegible] حضرت [illegible] کا یہ حال ہے کہ اچھا کہنے پر [illegible] تمام [illegible] اپنے ممدوح میں [illegible] ان کے لیے [illegible]۔

یہاں کے بعض [illegible] اس خبر [illegible] ہیں کہ جب [illegible] افغانستان [illegible] نے ان کا استقبال اچھی طرح نہیں کیا [illegible]

[illegible] بار خداوند [illegible] افغانستان کا [illegible] افغان اخبار نویسوں کی [illegible] جاتے ہیں۔ جس قوم نے حال میں [illegible] چونکہ [illegible] صاحب [illegible] خداوند کے [illegible] انسان [illegible] خداوند تھے اس سے [illegible] کے علاوہ [illegible] کی [illegible] دنیا کی [illegible] نہیں ہو گیا ہے۔

فرشتہ [illegible] کسی وقت [illegible] کہ ہم انسان کے علاوہ اور کچھ نہیں [illegible] ایسا دماغ بگاڑتے ہو کہ انسان اپنی ذات [illegible] اور سچ بولنے والوں کو اپنی صحبت میں [illegible] امام [illegible] جب تک [illegible] عالم کی آنکھیں نہیں نکالیں اس وقت [illegible] کہتے ہیں سے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] کے متعلق [illegible] لکھ چکے ہیں [illegible] آدمی ضرور [illegible] حالانکہ یہ حضرت [illegible] ہیں اور [illegible] گر جب [illegible] حال میں [illegible] کے لکھے دیکھیے۔

خیر [illegible] شاہوں اور شہریاروں کو [illegible] زمانہ کیا ہی نہیں گر ایشیا میں شاعری اور [illegible] ہیں [illegible] کہتے ہیں [illegible] کی [illegible] شروع ہوتی ہے۔

سے باہر قیاس۔ ایسی تحریر کا طبقہ بھی اس طرح سے خالی نہیں پھر اگر کسی نے کبھی تعریف کی تو شیخ پل جاتا ہے خاکسار یار باادب ملا ونشا کی غیرت ملاحظہ ہو۔ [illegible] اودھ پنچ نے دو رسالے بھیجے ہیں ایک کا نام ہے ساقی [illegible] جالندھر [illegible] سے [illegible] فصاحت [illegible] اسی جملے کی طرح جاری ہے۔ [illegible] اودھ پنچ [illegible] ساتھ [illegible] ملاحظہ [illegible] [illegible] جا رہا تھا [illegible] نظمیں [illegible] [illegible] علم النفس [illegible] ایک مضمون [illegible] افسانہ ہو سکتا ہے [illegible] ایک مسلسل قصہ ہے جس کا نام [illegible] اودھ پنچ کے پرانے نامہ نگار [illegible] بنگالی ناول کا ترجمہ گزشتہ صدی میں [illegible] ایک [illegible] رسالے میں چھپا تھا [illegible] بنگالی زبان کی [illegible] ترجمے [illegible] رنگ [illegible] پوشاک میں بھی [illegible] قصہ ساقی صاحب بھی [illegible] ہیں۔ کیا کہیں کیسی زبان ہے اور کیسا طرز۔

دوسرا رسالہ نیرنگ خیال ہے جو [illegible] کسی دوست نے دو ورق پھاڑ کے بھیجے ہیں [illegible] مرزا یاس یگانہ لکھنوی کے [illegible] شکایت کی گئی ہے [illegible] عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کہیں ملا نانچ نے [illegible] آیات [illegible] کو [illegible] سے [illegible] کہ متعدد شعر [illegible] ہیں اور مرزا یاس [illegible] ایک [illegible] ہیں [illegible] ایک ہی [illegible] بعض [illegible] ہیں بعض [illegible] دوسرے دوستوں [illegible] بعض [illegible] [illegible]

کیا اب اودھ کو سارا [illegible] باقی رہا [illegible]

نیرنگ خیال کا نام سنا ہے [illegible] اکثر اس کے [illegible] زندگی کا [illegible] ہے مگر [illegible] نیرنگ خیال [illegible] نیرنگ خیال [illegible] کثرت استعمال نیرنگ خیال [illegible] اودھ پنچ کی [illegible] شکایت کرتا ہے۔ [illegible] میں حضرت [illegible] کی شرکت [illegible] کیا کہنا ہے [illegible] ہے۔ خدا جانے [illegible] کو پردہ [illegible] میں چھپانے کی کوشش کی گئی ہے ہمیں خیال ہوتا ہے کہ صاحب مضمون [illegible] کے دوست نہیں ہیں ورنہ [illegible] آتش ناسخ غالب اور دیگر اساتذہ کی [illegible] کی کرتے ہیں [illegible] ہے اس [illegible] پڑھ جاتے۔ سنبھلیے یہاں نیرنگ صاحب سنبھلیے یہ [illegible] قبول [illegible] جائے گا۔

خاکسار یار باادب ملا ونشا

ملا نانچ کی نوٹ بک

انجمن اور [illegible] تعمیر

ایک نامہ نگار صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ [illegible] میں بھی [illegible] کا [illegible] کبھی [illegible] [illegible] ہندوستان میں ہے [illegible] واقعے [illegible] کہ [illegible] نہیں ہے [illegible] ایک [illegible] آدمیوں نے مل کے [illegible] رشوت [illegible] کے [illegible] لگے رہتے تھے۔ [illegible] کسی [illegible] ملاحظہ [illegible] [illegible] اودھ [illegible] انھوں نے [illegible] نے ضرب کا [illegible] کا [illegible] ہم نے [illegible] کر [illegible]

[illegible] چہرے پر [illegible] ہے [illegible] وہ بھی [illegible] گیا [illegible] صاحب [illegible] کے [illegible] سرکار [illegible] ہے۔

معلوم نہیں یہ واقعات صحیح ہیں یا افسانہ لیکن اس میں شبہ نہیں کہ رشوت خوروں نے [illegible] [illegible] ہے کہ [illegible] ہیں [illegible] ہیں جو [illegible] اس قسم [illegible] کی [illegible] آسان نہیں [illegible] عمل کرنے کی اجازت نہیں [illegible] ہے پورا مضمون ہم نے شائع نہیں کیا۔ [illegible]

بدنام شاعر

ہمارے [illegible] مولوی [illegible] صاحب نے مولوی عبدالماجد صاحب بی اے دریابادی کا ایک مضمون حکیم نواب مرزا شوق کی مثنویوں پر شائع کیا ہے حکیم نواب مرزا صاحب شوق [illegible] لکھنؤ میں رہتے تھے [illegible] مشہور تھے فصاحت [illegible] طبیعت [illegible] تھی [illegible] [illegible] بدنام ہو گئے [illegible] دیکھ کے [illegible] زیادہ [illegible] شاعر [illegible] شوق کی [illegible] اجازت ہے [illegible] موجود نہیں [illegible] عشق [illegible] [illegible] کی [illegible] فارسی [illegible] شب کی [illegible] میں [illegible] [illegible] مرزا شوق کا [illegible] ہے [illegible] [illegible] دیکھیں یہاں [illegible] کیا۔

[illegible] صاحب [illegible] ایک [illegible] [illegible] [illegible]

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے ہیچ مچ ہواہن گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صد ہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دُھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صد ہا راگوں کی دُھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں انسے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہو گئے ہوں [illegible] لینے کے بعد جو نہایت صفائی سے ابتداء کتاب میں لکھ دیئے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا وہ ایک سوال اور جواب یا سانگی سے بہم نکال سکتے ہیں انکے علاوہ دیگر شاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپکو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا ثمرہ اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے اُستادوں کا سرمایۂ ناز اسمیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ حصہ اول کی [illegible] فی جلد۔ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ملاحظہ ہو [illegible] استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے۔ صفحہ ۱۶ و ۱۷ کے درمیان لپٹی ہوئی اشتہار ملاحظہ ہو۔